81465 ـ ايك عورت نے سودی قرض حاصل كيا اور وہ اپنی تنخواہ سے حج كرنا چاہتی ہے

سوال

ايك عورت نے سودی قرض حاصل كيا اور اپنی تنخواہ سے قرض ادا كرتی ہے، اب وہ اپنی تنخواہ سے حج كرنا چاہتی ہے، چنانچہ اس كے حج كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودی قرض لينا حرام ہے، اور جو شخص بھی سودی قرض ميں مبتلا ہو اسے اللہ تعالى كے ہاں توبہ و استغفار كرنی چاہيے، اور اس عظيم گناہ كے ارتكاب كرنے پر اظہار ندامت بھی كرنا ہوگا، اسے چاہيے كہ جتنی بھی جلدی ہو سكے وہ قرض كى ادائيگى كرے تا كہ سود اور اس كے اثرات سے چھٹكارا حاصل كر سكے، اس كے ذمہ صرف اصل قرض كى ادائيگى ہے، اور اس پر جو سود كى ادائيگى ہے وہ ادا كرنا جائز نہيں، ليكن اگر اس كى ادائيگى نہ كرنے ميں كسى ضرر اور نقصان كا انديشہ ہو تو پھر مجبورا اسے ناپسند كرتے ہوئے ادا كرے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (60185) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

يہ عورت اپنی تنخواہ سے حج كر سكتی ہے، كيونكہ اس كى تنخواہ اس كے ملكيتى مال كا حصہ ہے، اگر يہ تنخواہ كسى مباح اور جائز كام سے حاصل ہوتی ہے تو يہ مال بھی مباح ہے.

سوم:

اور اگر اس قرض كى ادائيگى قسطوں ميں ہو رہى ہے، اور حج پر جانے كى بنا پر قسطوں كى ادائيگى ميں خلل پيدا ہوتا ہو تو اس حالت ميں اس عورت پر حج فرض نہيں، بلكہ وہ پہلے قرض كى ادائيگى كرے اور پھر اس كے بعد حج ادا كرے.

ليكن اگر حج پر جانے سے قرض كى قسطوں ميں كوئى خلل نہيں آتا تو پھر حج كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن اگر اس كا حج نفلى ہے تو پھر اس كے بہتر اور اولى يہى ہے كہ وہ اس مال سے قرض كى ادائيگى كر كے اس حرام سود

سے چھٹکارا حاصل کرے.

واللہ اعلم .